We Provide The Standard

5

زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

خصال

شیخ الصدوقؒ

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
[illegible]

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۳
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

We Provide The Standard

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

افراد انبیاء ہیں، ان کے بعد ان کی مانند اور ان کے بعد ان کی مانند کی مانند۔ مزید برآں خدا نے جو حضرت ایوبؑ کو اس طرح سے مصیبت میں مبتلا کیا کہ لوگ اُن کو کم تر سمجھنے لگے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ جب لوگ انہیں دیکھیں تو اپنا رب نہ سمجھ بیٹھیں اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اللہ نے ان کو عظیم نعمتوں سے نوازنے کا ارادہ کیوں فرمایا تو یہ اس لئے کہ لوگ اس بات سے یہ دلیل قائم کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے جو ثواب عطا ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں: اختصاص (فضل الٰہی) اور استحقاق (کوشش وعبادت کا اجر) تا کہ لوگ ناتوانوں کی ناتوانی کی بناء پر، فقیر کو اس کی تنگدستی کی بناء پر اور مریض کو اس کی بیماری کی بناء پر حقیر نہ جانیں اور تا کہ لوگ یہ بھی جان لیں کہ جسے، جب اور جیسے خدا چاہتا ہے بیماری عطا کرتا ہے اور اسی طرح خدا جسے، جب اور جس طرح چاہتا ہے شفا دیتا ہے، کسی بھی سبب سے، اور اس بات کو جس کے لئے چاہتا ہے باعث عبرت قرار دیتا ہے، جس کے لئے چاہتا ہے بدبختی کا سبب بنا دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے اس کی سعادت کا باعث بنا دیتا ہے کہ ان تمام باتوں میں اللہ اپنے فیصلوں میں عدل سے کام لیتا ہے اور وہ اپنے افعال میں کوئی حکمت پوشیدہ رکھتا ہے لہٰذا وہ صرف لوگوں کی اصلاح والے افعال انجام دیتا ہے اور لوگوں کی قوت بھی اسی کے ذریعے ہے۔

﴿۲۰﴾ **فرشتوں کی سات قسمیں ہیں اور حجاب بھی سات ہیں:** ابومنصور زید ابن وہب کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ سے اللہ عزوجل کی قدرت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ خطبہ دینے کے لئے آمادہ ہو گئے اور خدا کی حمد و ثناء بجالانے کے بعد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے کچھ ایسے فرشتے ہیں کہ اگر وہ زمین پر اُتر آئیں تو ان کے عظیم الجثہ ہونے اور ان کے پَروں کی کثرت کی وجہ سے زمین بھی اُن کے لئے چھوٹی پڑ جائے، اُن میں سے کچھ فرشتے اتنے تنومند اور زیبا ہیں کہ اگر جن وانس کو اس بات پر مامور کیا جائے کہ ان کا وصف بیان کریں تب بھی وہ ایسا نہ کر سکیں گے کیونکہ ان کے دونوں کاندھوں اور ان کے کانوں کے پردے کے درمیان کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت ہے، ان میں سے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو اپنے پروں کے ذریعے اُفق کا راستہ روک لیتے ہیں اور اس کام میں اپنے بڑے بڑے بدنوں سے مدد نہیں لیتے، ان میں سے کچھ فرشتے ایسے بلند قامت ہیں کہ آسمان ان کی ناف تک آتا ہے، ان میں سے کچھ ایسے فرشتے ہیں جن کے قدم کسی چیز پر نہیں ٹھہرے مگر وہ زیر زمین اس کی گہری فضا میں معلق ہیں اور زمین اُن کے زانو تک آتی ہے، ان میں سے کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ اگر تمام دریاؤں کو ان کے ناخن کی پشت پر گرا دیا جائے تب بھی وہ ان کے ناخن کو پوری طرح نہ گھیر سکیں گے اور اُن میں سے کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ اگر ان کی آنکھوں میں موجود آنسوؤں میں کشتیاں چلا دی جائیں تو وہ زندگی بھر اُس میں چلتی رہیں، پس بڑا بابرکت ہے وہ خدا جو احسن طریقے سے تخلیق کرتا ہے۔

نیز آپؑ سے حجابوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: حجاب سات ہیں اور ان میں سے ہر کوئی اتنا دبیز ہے کہ ان کی دبازت (موٹائی) پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر دو حجابوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے، دوسرا حجاب ستر حجاب ہیں اور ہر دو حجابوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے، اس کا طول پانچ سو سال کی مسافت ہے اور حجاب پر مامور دربان ستر ہزار فرشتے ہیں کہ جن میں سے ہر فرشتہ کی قوت تمام جن وانس کی قوت جتنی ہے، ان میں سے کچھ اندھیرا ہیں اور کچھ روشنی، انہی میں سے کچھ آگ ہیں اور کچھ دھواں، ان میں سے کچھ بادل، کچھ برق و رعد ہیں اور ان میں سے کچھ چمک، ریت اور پہاڑ ہیں اور کچھ غبار نیز ان میں سے کچھ پانی اور نہریں ہیں۔ ان حجابوں میں دبیز ہونے کے لحاظ سے کافی فرق پایا جاتا ہے؛ ہر حجاب ستر ہزار سال کی مسافت جتنا ہے۔

[illegible] فرشتے ہیں اور دوسرا پردوں کا

درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے، اس کے بعد عزت کے سراپردے ہیں، پھر کبریائی کے سراپردے، پھر عظمت کے سراپردے، پھر قدس کے سراپردے، پھر فخر کے سراپردے، پھر سفید نور کے سراپردے اور بعد ازیں وحدانیت کے سراپردے ہیں اور ان کی مسافت ستر ہزار سال میں ستر ہزار سال کی ہے اور اس کے بعد حجاب اعلیٰ ہے۔ یہاں آپؑ کا کلام ختم ہوا اور آپؑ چُپ ہوگئے تو حضرت عمرؓ نے آپؑ سے کہا: اے ابوالحسنؑ تمہارے بعد خدا کرے میں ایک دن بھی زندہ نہ رہوں۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں: یہ حجاب اللہ عزوجل کے اوپر نہیں ہیں کہ خدا ان سب باتوں سے برتر ہے اور اس کی توصیف کسی جگہ کے ذریعے نہیں ہوسکتی، البتہ یہ حجاب اس کی عظیم مخلوق کے اوپر ہیں جس کی قدرت اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں۔

(شرح: اس روایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ فرشتے لطیف نورانی اجسام رکھتے ہیں اور شکل وصورت کے لحاظ سے بہت حسین ہوتے ہیں۔ برخلاف فلاسفہ کے اس تصور سے کہ وہ صرف مجرد قوی (قوتیں) اور لامکان موجودات ہیں اور لامحدود ہیں۔

اور حجابات کے متعلق اس روایت سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حجابات بھی گویا مادی منازل ومقامات ہیں جیسے فضاء میں مادی تودے ہوتے ہیں جو جدید سائنسی ورصدی تحقیقات کے مطابق مختلف اشکال میں ظاہر ہوتے ہیں اور مادہ حجاب ہے بھی یہی معنی سمجھ میں آرہے ہیں کیونکہ حجاب پردہ ہوتا ہے اور بزرگوں کی نسبت سے حجاب اس پردے کو کہا جاتا ہے جو ان کی درگاہ پر لٹکا ہوتا ہے تاکہ لوگ بے دریغ، بے اجازت اندر داخل نہ ہوجائیں۔ اور فضائے عمیق میں قدرت الٰہی سے جو طبقات وقسم قسم کے مواد پیدا کیے گئے ہیں جن کا اس روایت میں تیرہ (۱۳) قسموں کا نام لیا گیا ہے وہ درگاہِ احدیت کے پردے ہیں اور حقیقتاً انہی کا مادہ اور ان کے ہی مظاہر حق وخلق کے درمیان حجاب ہیں۔ اس کی ذات کا پرتو (عکس) پر مانع شہوت مادہ ہے (یعنی انسانی مادیات کے حائل ہونے کی وجہ سے لقائے الٰہی کا جلوہ نہیں دیکھ سکتا۔ مترجم شرح) اور اس پرتوِ ذات کو وجہ اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور وہی مادی اور مظاہر قدرت ہیں کہ جن پر غور وفکر کرنے سے جلوۂ حق دیکھا جاسکتا ہے۔ اور جو اپنے صانع (بنانے والا) کو ظاہر کرتے ہیں۔

سرادق جس کا فارسی لفظ سراپردہ ہے شیخ بزرگوار صدوق کے کلام میں اس کی ظاہری کیفیت کے معنوں میں لیا گیا ہے لہٰذا انہیں توجیہ کرنی پڑی کہ یہ ذات حق پر نہیں پڑا ہوا ہے ورنہ مکان کا ہونا لازم آئے گا اور خدا کے لئے کوئی مکان (مقام) نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ لفظ سرادق کی حضرت حق کی صفات جلالی وجمالی کے ساتھ تفسیر کی جائے تو اس صورت میں جس توجیہ کو مؤلف نے پیش کیا اس کی ضرورت نہ رہتی جیسے عرش وکرسی کی تعبیر ان الفاظ سے کی جاتی ہے تاکہ حقائق معنوی کو سمجھانے کے لئے مثل واستفادہ کے طور پر الفاظ استعمال ہوں۔)

﴿۶۱﴾ **امیرالمومنینؑ نے لوگوں سے سات سال قبل نماز پڑھی:** عباد ابن عبداللہ سے منقول ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول خداؐ کا بھائی اور میں ہی صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد جو شخص ایسا دعویٰ کرے گا وہ بڑا جھوٹا ہوگا کہ میں نے لوگوں سے سات سال قبل نماز پڑھی۔

(شرح: جو کچھ تاریخ سے برآمد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب پیغمبرؐ نے اظہار رسالت کیا تو پہلے خدیجہ کبریٰؑ اور حضرت علیؑ آنجنابؐ پر ایمان لائے اور ان دونوں نے تین سال تک رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھی، اور ممکن ہے کہ اظہار رسالت کے چار سال پہلے سے حضرت علیؑ رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھتے رہے ہوں کیونکہ رسول اللہؐ قبل بعثت بھی ان کے [illegible] حضرت علیؑ آنجنابؐ کی مخصوص سرپرستی میں زندگی